S_1997_3_25_31

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 3 ایس سی آر

احمد آباد میونسپل کارپوریشن

بنام۔

وریندر کمار جینتی بھائی پٹیل

23 جولائی 1997

سجاتا وی۔منوہر اور وی۔این۔کھرے، جسٹسز

لیبر قوانین: میونسپل کارپوریشن-جواب دہندہ ڈاکٹروں کی بھرتی کا انتخاب نہیں کیا گیا-جواب دہندہ نے ایک تنازعہ اٹھایا جس میں دعوی کیا گیا کہ وہ خود ایک مستقل ملازم ہے جس نے کئی سالوں تک ایک کارکن کی حیثیت سے خدمات انجام دی ہیں۔انڈسٹریل ٹربیونل نے جواب دہندہ کو مستقل بنانے کا حق دیا ہے جو اس کے مطابق میونسپل کارپوریشن کے جاری کردہ ایوارڈ اور سرکولر پر انحصار کرتا ہے۔عدالت عالیہ نے بھی جواب دہندہ کو ایک کارکن قرار دیا ہے، اس طرح مستقل بنائے جانے کا حقدار ہے-آیا جواب دہندہ مستقل خدمت کا حقدار ہے اور کیا اس کے معاملے پر ہمدردی سے غور کرنے کی ضرورت ہے-منعقد:نہیں، تقرری کے معاملے میں لاگو مساوات اور ہمدردی کے تحت جاری کردہ ایوارڈ اور سرکلر اقربا پروری اور من مانی کو جنم دیں گے جہاں میرٹ ایک وجہ ہوگی۔

ہندوستان کا آئین: آرٹیکل 226-عدالت عالیہ کے اختیارات کا دائرہ کار۔

اپیل کنندہ کارپوریشن جب بھی کارپوریشن کے ڈینٹل سرجن چھٹی پر ہوتے تھے تو روزانہ کی بنیاد پر مریضوں کے علاج کے لیے مدعا علیہ کی خدمات حاصل کرتا تھا۔بعد میں، اپیل کنندہ نے اپنے کلینکوں میں ڈینٹل سرجنوں کی خالی آسامیوں کو پر کرنے کا فیصلہ کیا۔مدعا علیہ نے اشتہار کے جواب میں بھی درخواست دی۔تاہم، مدعا علیہ کا انتخاب نہیں کیا گیا تھا۔مستر د ہونے پر مدعا علیہ نے خود کو کارپوریشن کا مستقل دانتوں کا سرجن ہونے کا دعوی کیا۔یہ تنازعہ انڈسٹریل ٹربیونل کو بھیجا گیا تھا۔وہاں مدعا علیہ کا معاملہ یہ تھا کہ چونکہ اس نے 1034 دن کی خدمت کی تھی، اس لیے وہ ٹربیونل کی طرف سے دیے گئے ایک مخصوص فیصلے کے پیش نظر مستقل بنائے جانے کا حقدار تھا۔تاہم، کارپوریشن نے پیش کیا کہ مدعا علیہ ایوارڈ کے تحت آنے والا کارکن نہیں تھا۔تاہم، ٹربیونل نے مذکورہ بالا فیصلے اور کارپوریشن کی طرف سے جاری کردہ سرکلرز پر انحصار کرتے

ہوئے کہا کہ مدعا کارکار پوریشن کے عملے میں مستقل ہونے کا حقدار ہے۔ ناراض ہوکر کارپوریشن نے مذکورہ ایوارڈ کو چیلنج کیا۔ عدالت عالیہ نے مدعا علیہ کو ایک کارکن قرار دیا، جس نے مطلوبہ سالوں تک خدمات انجام دیں، اس طرح وہ مستقل ملازم کے فوائد کا حقدار ہے۔

اس لیے یہ اپیل۔

اس عدالت کے معائنے کے لیے جو سوالات پیدا ہوئے وہ یہ تھے کہ آیا ٹریبونل کا یہ نتیجہ کہ مدعا علیہ مستقل خدمت کا حقدار ایک مزدور ہے، متعلقہ مواد پر مبنی تھا؛ اور کیا مدعا علیہ کے معاملے پر ہمدردی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: 1.1. ٹریبونل کا فیصلہ اور کارپوریشن کی طرف سے اس کی پیروی میں جاری کردہ سرکلر مدعا علیہ کے معاملے پر لاگو نہیں ہوتے تھے اور اگر ان مواد کو خارج کر دیا جاتا ہے، تو ٹریبونل کا یہ نتیجہ کہ مدعا علیہ کارپوریشن کی خدمت میں مستقل حیثیت کا حقدار ہے، بغیر کسی ثبوت کے پیش کیا جاتا ہے اور ریکارڈ کے سامنے ظاہر ہونے والی غلطی کے خلاف پیش کیا جاتا ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشن کو مسترد کرتے ہوئے غلطی کی کہ ٹریبونل کے ذریعے درج کردہ حقائق کے نتائج میں مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔ (30-ای-ایف)

1.2. کارپوریشن کے زیر انتظام کلینک میں ڈاکٹروں کی بھرتی قانونی قواعد کے مطابق کی جاتی ہے اور کسی دوسرے طریقے سے نہیں۔ قواعد کے تحت اہل امیدواروں سے درخواستیں طلب کرنے کے لیے خالی آسامیوں کا اشتہار دیا جاتا ہے۔ درخواستیں موصول ہونے کے بعد کارپوریشن کلینک میں تقرری کے لیے امیدواروں کے انتخاب کے لیے سلیکشن کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے۔ امیدواروں کے منتخب ہونے کے بعد ہی انہیں سروس میں لیا جاتا ہے۔ مدعا علیہ سلیکشن کمیٹی کے سامنے پیش ہوا لیکن منتخب نہیں ہوا۔ ایسے حالات میں، اس طرح کی تقرری کے معاملے میں ہمدردی یا مساوات کی کوئی گنجائش نہیں ہے، خاص طور پر جہاں ملازمت میں بھرتی قانونی قواعد کے تحت ہوتی ہے۔ اگر ٹریبونل کی طرف سے دی گئی استدلال کو قبول کر لیا جاتا ہے، تو بھرتی کے قانونی قواعد ناگوار یا ناگوار ہو جائیں گے اور محکمہ بھرتی کے قواعد میں فراہم کردہ طریقہ کار پر عمل کیے بغیر کسی بھی شخص کا ساتھ دے سکتا ہے یا کسی بھی شخص کو مقرر کر سکتا ہے جو اقربا پروری اور من مانی کا باعث بنے گا۔ ایک بار جب قانونی قواعد کے پیش نظر مساوات پر غور قبول ہو جائے تو اہل اور اہل افراد متاثر ہوں گے کیونکہ انہیں تقرری کے لیے غور کرنے کا کوئی موقع نہیں ملے گا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ میرٹ میں کم افراد کو محض

مساوات اور ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کے معاملے میں ترجیح ملے گی۔اس لیے صرف مساوات کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے قانون کے بازوؤں کو موڑنا محفوظ نہیں ہے۔لہذا،ٹریبونل کی طرف سے دی گئی یہ استدلال کہ ہمدردی کارپوریشن کی خدمت میں مدعا علیہ کے انضمام کا مطالبہ کرتی ہے، قانون کی غلطی کا شکار ہے۔(30-H; 31-A-D) .

2. آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت عدالت عالیان کمتر عدالت عالیان یا ٹریبونل کے ریکارڈ کو درست کرنے کے لیے ہدایات، رٹس اور احکامات جاری کرنے کی حقدار ہیں۔یہ سچ ہے کہ عدالت عالیہ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اپنے دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے خود کو اپیل عدالت میں تبدیل نہیں کر سکتی اور مجاز عدالت عالیان یا ٹریبونلز کے ذریعے حاصل کردہ حقائق کے نتائج کی حمایت میں شواہد کی کافی یا مناسبیت کا اندازہ نہیں لگا سکتی،تاہم یہ،عدالت عالیہ کو یہ پوچھ گچھ کرنے کے اپنے اختیار سے نہیں روکتا کہ آیا کمتر عدالت یا ٹریبونل کے ذریعے درج کردہ نتائج کی حمایت میں کوئی ثبوت موجود ہے یا نہیں۔یہ اچھی طرح سے قائم ہے کہ ثبوت کی کافی یا مناسبیت کی بنیاد پر تلاش کرنے اور بغیر کسی ثبوت کی بنیاد پر تلاش کرنے کے درمیان فرق ہے۔اگر ٹریبونل کے ذریعے درج کردہ حقائق کا نتیجہ کسی ثبوت پر مبنی نہیں ہے،تو اس طرح کا نتیجہ قانون کی غلطی سے متاثر ہوگا جو ریکارڈ کے سامنے ظاہر ہوتا ہے۔(30-سی-ای)

3. کارپوریشن ٹریبونل کے فیصلے کے مطابق خدمات انجام دینے کے لیے مدعا علیہ کو ادا کی گئی کوئی تنخواہ وصول نہیں کرے گی۔(31-ایف)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار:1990 کی دیوانی اپیل نمبر 1090۔

1989 کے ایس۔سی۔اے۔نمبر 7153 میں گجرات عدالت عالیہ کے مورخہ 9.10.89 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے رنجیت کمار، مسز نندنی گور اور مسز مانیک کرنجاوالا۔

دشینت اے دیو، (محترمہ مکتی سنہا) محترمہ اندو ملہوترا کے لیے مدعا علیہ/(ایس ایل پی نمبر 2317/91 میں درخواست گزار کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

وی این کھرے، جسٹس۔اپیل کنندہ (جسے اس کے بعد کارپوریشن کہا گیا ہے) بمبئی میونسپل کارپوریشن ایکٹ، 1949 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے) کے تحت قائم اور تشکیل دیا گیا ہے۔ایکٹ کے تحت کارپوریشن کو تفویض کردہ فرائض میں سے ایک کارپوریشن کے رہائشیوں کو طبی خدمات فراہم کرنا

ہے۔اس مقصد کے لیے کارپوریشن نے دانتوں کے چار کلینک قائم کیے ہیں۔ مذکورہ کلینکوں میں شرکت کرنے والے دانتوں کے ڈاکٹر کارپوریشن کے ملازمین ہیں جنہیں انتخاب کے مثبت عمل کے بذریعے بھرتی کیا جاتا ہے جیسا کہ اس سلسلے میں بنائے گئے قانونی قوانین کے تحت فراہم کیا گیا ہے۔ جب بھی کارپوریشن کا کوئی ڈاکٹر چھٹی پر ہوتا ہے، کارپوریشن صرف اس خیال سے نجی ڈاکٹروں کی خدمات لیتا ہے کہ مریضوں کو تکلیف نہ ہو۔ ایسے ڈاکٹروں کو ان کی خدمات کے بدلے روزانہ کی بنیاد پر ان کی فیس ادا کی جاتی ہے۔ یہاں مدعاعلیہ ایک دانتوں کا سرجن ہے جو نجی کلینکوں سے اپنی نجی پریکٹس کر رہا تھا۔ ستر کی دہائی کے اوائل سے جب بھی کارپوریشن کے ڈینٹل سرجن چھٹی پر ہوتے تھے تو کارپوریشن مریضوں کے علاج کے لیے مدعاعلیہ کی خدمات لے رہی تھی۔ سال 1984 میں کارپوریشن نے اپنے کلینکوں میں ڈینٹل سرجنوں کی خالی آسامیوں کو پر کرنے کا فیصلہ کیا، اور اس مقصد کے لیے ایک اشتہار جاری کیا جس میں اہل ڈینٹل سرجنوں سے مذکورہ عہدوں پر تقرری کے لیے درخواستیں طلب کی گئیں۔ دوسروں کے درمیان مدعاعلیہ نے بھی مذکورہ اشتہار کے جواب میں درخواست دی۔ تاہم، مدعاعلیہ کا انتخاب اس مقصد کے لیے تشکیل دی گئی سلیکشن کمیٹی نے نہیں کیا تھا۔ مذکورہ انتخاب میں ناکام ہونے پر مدعاعلیہ نے خود کو کارپوریشن کے عملے میں مستقل دانتوں کا سرجن ہونے کا دعوی کرتے ہوئے تنازعہ کھڑا کیا۔ یہ تنازعہ انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت انڈسٹریل ٹریبونل، گجرات کو بھیجا گیا تھا تاکہ فیصلہ سنائے جاسکے۔ (آئی ٹی) 858 آف 1984۔

یونین کا مقدمہ جس نے مدعاعلیہ کے مقصد کو اسپانسر کیا تھا کہ چونکہ مدعاعلیہ نے 1978 اور 1982 کے درمیان 1034 دن کی خدمت کی ہے اور اس طرح 1975 کے کیس نمبر 179 میں انڈسٹریل ٹریبونل کے ذریعہ دیئے گئے ایوارڈ اور اس کے مطابق جاری کردہ سرکولر کے پیش نظر، مدعا کار کارپوریشن کی خدمت میں مستقل ہونے کا حقدار ہے۔ تاہم، کارپوریشن نے اس سے اختلاف کیا تھا۔ کارپوریشن نے ٹریبونل کے سامنے پیش کیا کہ مدعاعلیہ 1975 کے کیس نمبر 179 میں دیے گئے ایوارڈ کے تحت آنے والا کارکن نہیں تھا اور اس کے علاوہ 1975 کے ریفرنس نمبر 179 میں دیے گئے ایوارڈ سے حاصل ہونے والے فوائد اور اس کے مطابق جاری کردہ سرکلرز کو مدعاعلیہ تک نہیں بڑھایا جاسکتا کیونکہ وہ مدعاعلیہ کے معاملے پر لاگو نہیں ہوتے ہیں۔ تاہم، ٹریبونل نے مذکورہ بالا فیصلے اور کارپوریشن کی طرف سے جاری کردہ سرکلرز پر انحصار کرتے ہوئے کہا کہ مدعا کار کارپوریشن کے عملے میں مستقل ہونے کا حقدار ہے۔ ناراض، کارپوریشن نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ایک پٹیشن کے ذریعے گجرات کی عدالت عالیہ میں مذکورہ ایوارڈ کو چیلنج کیا۔ عدالت عالیہ نے درخواست کو مسترد کردیا- اس رائے کی بنا پر کہ ٹریبونل نے ریکارڈ پر موجود شواہد کو

سراہنے کے بعد یہ نتیجہ درج کیا ہے کہ مدعا علیہ ملازم ایک مزدور ہے، جس نے مطلوبہ سالوں تک خدمات انجام دی ہیں، اس طرح وہ مستقل ملازم کے فوائد کا حقدار ہے۔ ناراض، اپیل کنندہ اس عدالت سامنے اپیل میں آیا ہے۔

اس اپیل میں غور کے لیے جو پہلا سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا ٹریبونل کا یہ نتیجہ کہ مدعا علیہ کارپوریشن کی خدمت میں مستقل حیثیت کا حقدار ہے، متعلقہ مواد پر مبنی ہے۔ مذکورہ بالا نتائج کو ریکارڈ کرنے میں ٹریبونل کی طرف سے جن مواد پر انحصار کیا گیا ہے وہ ہیں، حوالہ میں دیا گیا ایوارڈ۔ 1975 کا نمبر 179 اور کارپوریشن کی طرف سے اس کی پیروی میں جاری کردہ مختلف سرکلر۔ مذکورہ سوال کا جواب دینے کے لیے ٹریبونل کے فیصلے اور کارپوریشن کی طرف سے جاری کردہ سرکلرز کا حوالہ دینا ضروری ہے۔ 30 جون 1978 کو انڈسٹریل ٹریبونل، گجرات کی طرف سے 1975 کے آئی ٹی نمبر 179 میں دیا گیا ایوارڈ کارپوریشن کے انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے مختلف حصوں میں یومیہ درجہ بندی والے کارکنوں کی مستقل حیثیت سے متعلق ہے۔ مذکورہ فیصلے کے ذریعے ٹریبونل نے محکمہ انجینئرنگ میں یومیہ درجہ بندی والے کارکنوں کی مستقل حیثیت کے سوال کے تعین کے لیے ایک فارمولہ تجویز کیا تھا۔ اس کے بعد، یکے بعد دیگرے سرکلر جاری کیے گئے جن میں انگریزی کے مختلف حصوں کے یومیہ درجہ بندی والے کارکنوں کو مستقل بنانے کی تجویز پر غور کیا گیا۔ محکمہ۔ ٹریبونل کے مقرر کردہ فارمولے کی بنیاد پر۔ کارپوریشن کی طرف سے جاری کردہ پہلا سرکلر جس کی تاریخ 30.6.78 ہے، ان یومیہ درجہ بندی والے کارکنوں کو مستقل بنانے کے لیے تھا جنہوں نے محکمہ انجینئرنگ کے مختلف حصوں میں پانچ سال یا اس سے زیادہ عرصے تک فرائض انجام دیے ہیں۔ اس سرکلر سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یومیہ درجہ بندی والے کارکن کو مستقل بنانے کی پالیسی کا اطلاق صرف کارپوریشن کے انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ پر ہوتا تھا۔ 4 اکتوبر 1980 کا سرکلر ایک بار پھر آئی ٹی ریفرنس نمبر 1975، اسٹینڈنگ کمیٹی ریزولوشن نمبر 2846 مورخہ 6.12.78 اور میونسپل کارپوریشن ریزولوشن نمبر 969 مورخہ 29.12.78 میں دیے گئے ایوارڈ کے حوالے سے جاری کیا گیا تھا جس میں محکمہ کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ ان عملے کو مستقل بنائے جنہوں نے کارپوریشن کی خدمت میں مطلوبہ تعداد میں دن رکھے ہیں۔ اس کے بعد کے سرکلر کی تاریخ 26.8.82 کے ذریعے کارپوریشن کی طرف سے یہ واضح کیا گیا کہ صرف انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے یومیہ درجہ بندی والے کارکن، یومیہ اجرت والے مزدور اور مساوی تنخواہ کے پیمانے پر ملازمین ہی پالیسی کے دائرے میں آئے تاکہ ایسے یومیہ درجہ بندی والے کارکنوں کو مستقل بنایا جا سکے جنہوں نے ایوارڈ کے ذریعے مقرر کردہ مدت تک خدمات انجام دی ہیں۔ اس کے بعد کارپوریشن نے مذکورہ تجویز کو

منظوری دے دی، اور چیف اکاؤنٹنٹ نے ایک ترمیم کے ساتھ ایک سرکلر جاری کیا جس کی تاریخ 12.10.1982 تھی۔مذکورہ بالا سرکلر کی تاریخ 12.10.1982 سرکلر کی تاریخ 1.9.1982 میں ترمیم کے ذریعے تھی جو واضح طور پر محکمہ انجینئرنگ کے یومیہ درجہ بندی والے کارکنوں سے متعلق تھی۔ٹریبونل کی طرف سے مزید انحصار کردہ سرکلر نمبر 44 مورخہ 16.8.84 میں ممکنہ پالیسی شامل تھی جس پر مستقبل میں کارپوریشن میں یومیہ درجہ بندی والے کارکنوں کو مستقل بنانے کے معاملے میں عمل کیا جاتا تھا۔اوپر مذکورایوارڈ اور سرکلرز سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ان کا تعلق مدعاعلیہ کے معاملے سے ہے جو مریضوں کے علاج کے لیے روزانہ فیس کی بنیاد پر کارپوریشن کے زیر انتظام ڈینٹل کلینک جارہا تھا۔ایک بار جب یہ پایا جاتا ہے کہ ٹریبونل کی طرف سے مذکورہ بالا ایوارڈ اور سرکلرز مدعاعلیہ کے معاملے میں لاگو نہیں تھے، تو کیا عدالت عالیہ یہ فیصلہ دے سکتی ہے کہ ٹریبونل کی طرف سے درج کردہ حقیقت کا یہ نتیجہ کہ مدعا کار کارپوریشن کی خدمت میں مستقل ڈینٹل سرجن کے طور پر جذب ہونے کا حقدار ہے، شواہد کی تعریف پر مبنی حقیقت کا نتیجہ ہے۔

آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت عدالت عالیان کمتر عدالت عالیان یا ٹریبونل کے ریکارڈ کو درست کرنے کے لیے ہدایات، رٹس اور احکامات جاری کرنے کی حقدار ہیں۔یہ سچ ہے کہ عدالت عالیہ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اپنے دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے خود کو اپیل عدالت میں تبدیل نہیں کرسکتی اور مجاز عدالت عالیان یا ٹریبونلز کے ذریعے حاصل کردہ حقائق کے نتائج کی حمایت میں شواہد کی کافی یا مناسبیت کا اندازہ نہیں لگاسکتی، تاہم یہ، عدالت عالیہ کو یہ پوچھ گچھ کرنے کے اپنے اختیار سے نہیں روکتا کہ آیا کمتر عدالت یا ٹریبونل کے ذریعے درج کردہ نتائج کی حمایت میں کوئی ثبوت موجود ہے یا نہیں۔یہ اچھی طرح سے قائم ہے کہ شواہد کی کافی یا مناسبیت پر مبنی نتائج کے درمیان فرق ہے، اس طرح کی تلاش ریکارڈ کے سامنے ظاہر ہونے والی قانون کی غلطی کا شکار ہوگی۔جیسا کہ پہلے دیکھا گیا ہے کہ ٹریبونل کا فیصلہ اور کارپوریشن کی طرف سے اس کی پیروی میں جاری کردہ سرکلر مدعاعلیہ کے معاملے پر لاگو نہیں ہوتے تھے اور اگر ان مواد کو خارج کردیا جاتا ہے، تو ٹریبونل کا یہ نتیجہ کہ مدعاعلیہ کارپوریشن کی خدمت میں مستقل حیثیت کا حقدار ہے، بغیر کسی ثبوت کے پیش کیا جاتا ہے اور ریکارڈ کے سامنے ظاہر ہونے والی غلطی سے بے نقاب ہوتا ہے۔اس لیے ہماری رائے ہے کہ عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشن کو مسترد کرنے میں غلطی کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ٹریبونل کے ذریعے درج کردہ حقائق کے نتائج میں مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔

ٹریبونل کی طرف سے کارپوریشن کو مدعاعلیہ کو اس کی مستقل خدمت میں شامل کرنے کی ہدایت جاری کرنے میں دی گئی دوسری دلیل جس پر عدالت عالیہ نے توجہ نہیں دی تھی وہ یہ ہے کہ مدعاعلیہ کے معاملے پر

ہمدردی سے غور کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ ممکنہ طور پر مدعا علیہ ستر کی دہائی کے اوائل سے کارپوریشن کے کلینک کا دورہ کر رہا ہے، اس پر غور کیا جانا باقی ہے۔جیسا کہ پہلے دیکھا گیا ہے، کارپوریشن کے زیر انتظام کلینک میں ڈاکٹروں کی بھرتی قانونی قواعد کے مطابق کی جاتی ہے اور کسی دوسرے طریقے سے نہیں۔قواعد کے تحت اہل امیدواروں سے درخواستیں طلب کرنے کے لیے خالی آسامیوں کا اشتہار دیا جاتا ہے۔درخواستیں موصول ہونے کے بعد کارپوریشن کے کلینک میں تقرری کے لیے امیدواروں کے انتخاب کے لیے سلیکشن کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے۔امیدواروں کے منتخب ہونے کے بعد ہی انہیں سروس میں لیا جاتا ہے۔اس سے پہلے یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ مدعا علیہ سلیکشن کمیٹی کے سامنے پیش ہوا لیکن منتخب نہیں ہوا۔ایسے حالات میں، اس طرح کی تقرری کے معاملے میں ہمدردی یا مساوات کی کوئی گنجائش نہیں ہے، خاص طور پر جہاں ملازمت میں بھرتی قانونی قواعد کے تحت ہوتی ہے۔اگر ٹریبونل کی طرف سے دی گئی استدلال کو قبول کر لیا جاتا ہے، تو قانونی بھرتی کے قواعد ناگوار یا ناگوار ہو جائیں گے اور محکمہ بھرتی کے قواعد میں فراہم کردہ طریقہ کار پر عمل کیے بغیر کسی بھی شخص کا ساتھ دے سکتا ہے یا کسی بھی شخص کو مقرر کر سکتا ہے جو اقربا پروری اور من مانی کا باعث بنے گا۔ایک بار جب قانونی قواعد کے پیش نظر مساوات پر غور قبول ہو جائے تو اہل اور اہل افراد متاثر ہوں گے کیونکہ انہیں تقرری کے لیے غور کرنے کا کوئی موقع نہیں ملے گا۔نتیجہ یہ ہوگا کہ میرٹ میں کم افراد کو محض مساوات اور ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کے معاملے میں ترجیح ملے گی۔اس لیے صرف مساوات کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے قانون کے بازوؤں کو موڑنا محفوظ نہیں ہے۔اس لیے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ٹریبونل کی طرف سے دی گئی یہ استدلال کہ ہمدردی کارپوریشن کی خدمت میں مدعا علیہ کے انضمام کا مطالبہ کرتی ہے، قانون کی غلطی کا شکار ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر 15 جون 1989 کا ایوارڈ اور 9 اکتوبر 1989 کا عدالت عالیہ کا فیصلہ خارج کر دیا گیا ہے۔اپیل کی اجازت ہے، لیکن اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اس فیصلے کے ساتھ حصہ لینے سے پہلے، ہم یہ مشاہدہ کرنا چاہیں گے کہ کارپوریشن کے وکیل نے کہا ہے کہ اس اپیل کی اجازت ملنے کی صورت میں، کارپوریشن ٹریبونل کے فیصلے کے مطابق خدمات انجام دینے کے لیے مدعا علیہ کو ادا کی گئی کوئی تنخواہ وصول نہیں کرے گی۔ہم اسی کے مطابق آرڈر دیتے ہیں۔

مذکورہ بالا کے پیش نظر، ایس ایل پی۔(C) نمبر 2317/1991 مسترد کر دیا گیا ہے۔

ایس ایس.

اپیل منظور کی جاتی ہے